احسان اور اسلام کے باطنی اور روحانی پہلو پر
آثار الاحسان
فی سیر
السلوک و العرفان
جلد اول
تالیف
دار المعارف
الفضل مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

احسان اور اسلام کے باطنی اور رُوحانی پہلو پر
مُؤلف کے قلم سے عصرِ حاضر کا شاہکار

آثار الاحسان

فی سیرِ السُّلوک والعِرفان

جلدِ اوّل

تالیف

ڈاکٹر علامہ خالد محمود
ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی مانچسٹر

دار المعارف
الفضل مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

نام کتاب ———— آثار الاحسان فی سیر السلوک والعرفان

تالیف ———— خالد محمود ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی مانچسٹر

کتابت کمپیوٹر ———— حافظ محمد اقبال صاحب (برما)

کتابت فہرست ———— محمد حفیظ الحق صدیقی (خانیوال)

صفحات ———— ۴۹۶

اشاعت ———— ۱۹۹۸ء

ناشر ———— دار المعارف اردو بازار لاہور پاکستان

قیمت مجلد ———— ۱۹۵ روپے لاہور   دس پاؤنڈ مانچسٹر

احسان الحق خان ناظم دفتر دار المعارف سنت نگر لاہور

فہرست

میں حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی (۱۲۲۵ھ) اور حضرت سید احمد شہید (۱۲۴۶ھ) اور چودھویں صدی کے ائمہ تصوف میں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی (۱۳۶۲ھ) حضرت میاں شیر محمد شرقپور (۔۔۔ھ) اور حضرت شاہ عبدالقادر رائپوری (۱۳۸۲ھ) اور حضرت مولانا احمد لاہوری (۱۳۸۱ھ) رحمہم اللہ انہی روحانی نسبتوں کے امین گذرے ہیں

حضرت مجدد الف ثانی کی ہدایات جہانگیر کے نام - حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے نصائح احمد شاہ ابدالی کے نام - حضرت سید احمد شہید کے خطوط افغان امراء کے نام - حضرت تھانوی کی ہدایات قائد اعظم محمد علی جناح کے نام یہ وہ قومی افکار ہیں جن سے اسلام کا کوئی خیرخواہ کسی وقت صرف نظر نہیں کرسکتا تصوف اگر محض ایک افیون ہوتی یا اس میں رہبانیت کی کوئی رمق ہوتی تو یہ اکابر ائمہ تصوف کبھی ان سربراہوں کو حق کی بات نہ کہتے - انکی بادشاہوں اور سربراہوں سے بیشک کوئی بات نہ چلی تاہم شریعت کی پاسداری میں یہ مخالف فرقوں کے سامنے ہمیشہ ایک تیغ براں بن کر چمکتے رہے

انگریزوں کی آمد پر قومی فکر رکھنے والے ائمہ تصوف

۱- مخدوم العلماء حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی (۱۳۱۷ھ)
۲ - حضرت حافظ ضامن شہید تھانوی (۔۔۔۔ھ)
۳ - فاتح عیسائیت حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمہ اللہ (۱۳۰۸ھ)
۴ - قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ (۱۳۲۳ھ)
۵ - حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ (۱۲۹۷ھ)
۶ - محدث دیوبند حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی
۷ - شیخ طریقت حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوری (۱۳۳۷ھ)
۸ - شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی (اسیر مالٹا) (۱۳۳۹ھ)

یہ حضرات وہ اہل طریقت ہیں کہ ذکر واذکار کے ساتھ ساتھ تعمیر ملت کے بھی صحیح افکار رکھتے تھے جہاد کی تڑپ بھی انکے دلوں میں اچھلتی تھی قربانیاں دینا جانتے تھے اور انکے

لئے ہمہ وقت تیار رہتے تھے

انکے متوسلین میں شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی (۱۳۷۷ھ) حضرت مولانا عبدالہادی دینپوری (۔۔ھ) حضرت خواجہ ضیاء الدین سیالوی (۔۔ھ) حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری (۱۳۸۲ھ) امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری (۱۳۸۱ھ) اور حافظ الحدیث مولانا عبداللہ درخواستی (۔۔ھ) یہ وہ مشائخ طریقت ہیں جو برصغیر پاک وہند میں انگریزوں کے خلاف برابر نبرد آزما رہے یہاں تک کہ اس ملک پر ۱۹۴۷ء میں آزادی کا سورج طلوع ہوگیا۔

تصوف سے وابستہ ان تین صفوں کی شہادت آپ کے سامنے آچکی ہے (۱) محدثین (۲) فقہاء اور (۳) مجاہدین کی -

اب ہم اہل تصوف کے ایک خاص طبقہ کا ذکر کرتے ہیں جن پر تکوین کے بھی بعض اسرار کھولے جاتے ہیں اور وہ اس پہلو سے دنیا میں کچھ خدمات بجالاتے ہیں انہیں اہل خدمت کہا جاتا ہے ان تینوں طبقوں (محدثین - فقہاء - اور مجاہدین) میں اہل خدمت پائے گئے ہیں اور انہیں پہچاننے والوں نے انکا کچھ پتہ دیا ہے

امام ابوحنیفہ کے شاگرد حضرت عبداللہ بن المبارک (۱۸۱ھ) فقیہ خراسان ہیں حدیث میں حافظ کہلائے فقہ وحدیث کے ساتھ گھڑدوڑ بہادری اور آداب جنگ سے پوری طرح واقف تھے انکے شاگرد سب اس پر متفق ہیں

جمع العلم والفقه والادب والزهد والورع والانصات وقيام الليل والعبادة والحج والغزو والفروسية والشجاعة والشدة فى بدنه (تہذیب ج ۵ ص ۳۸۵)

(ترجمہ) آپ حدیث فقہ ادب زہد وتقوی پرہیزگاری کم گوئی شب بیداری عبادت حج وغزوہ گھڑدوڑ بہادری اور بدن کی مضبوط یہ سب صفات اپنے میں رکھتے تھے

بایں ہمہ آپ نے اہل خدمت میں بھی جگہ لی اور آپ صاحب کرامت بزرگ تھے - الارشاد میں ہے

ابن المبارک الامام المتفق علیه له من الکرامات مالایحصی یقال انه من الابدال (ص ۳۸۷)

(ترجمہ) عبداللہ بن المبارک امام ہیں اور اس پر سب کا اتفاق ہے آپ کی کرامات گنتی

فیهم (پ ۹ الانفال) اور حضور کے بعد آپ کی دعا سے اس امت پر عذاب عامہ نہ آئے گا

امام جلال الدین سیوطی (۹۱۱ھ) مذکورہ بالا حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

رجاله رجال الصحیح غیر شریح بن عبید وهو ثقه (الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۴۲)

یہ ابدال کون ہیں ؟ یہ اولیاء اللہ کا ایک طبقہ ہے جنکی گنتی کم نہیں ہونے پاتی انکی چالیس کی گنتی ہمیشہ رہتی ہے پھر جس طرح ابدال ہیں اسی طرح اہل ولایت کا ایک طبقہ اقطاب کا ہے اسی طرح اوتاد بھی ہیں اوتاد وتد کی جمع ہے اسکے معنی میخ کے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی جگہ سے نہ ہلیں - اور ابدال وہ ہیں جو مقامات بدلتے رہتے ہیں - یہ اہل ولایت ان ملکہ سے بہت قریب رہتے ہیں جنہیں تکوین کی خدمات دی جاتی ہیں حضرت خضر اگر انبیاء سے نہ ہوں تو وہ اہل ولایت کے اس طبقہ سے ہیں جن پر تکوین کے کچھ بھید کھول دئے جاتے ہیں یہاں تک کہ اہل شریعت بھی ان پر حیران نظر آتے ہیں

علامہ محمد طاہر پٹنی (۹۸۶ھ) ابدال کے بارے میں لکھتے ہیں

الابدال قوم من الصالحین لاتخلو الدنیا منهم اذا مات واحد منهم ابدل الله تعالی مکانه باخر والواحد بدل (مجمع البحار ج ۱ ص ۸۱)

(ترجمہ) ابدال صالحین کے ایک طبقے کا نام ہے جس سے دنیا کبھی خالی نہیں ہوتی جب ان میں سے کوئی فوت ہوجاتا ہے اللہ تعالی اسکی جگہ کسی دوسرے کو یہ منصب عطا فرمادیتا ہے - ابدال جمع ہے بدل کی

شارح مشکوہ مولانا نواب قطب الدین محدث دہلوی لکھتے ہیں

شیخ ابن حجر بعد ذکر کرنے ان حدیثوں کے ایک حدیث اور بروایت ابن عمرؓ کے رسول خدا ﷺ کے لایا ہے کہ فرمایا اخیار امت یعنی نیک امت کے پانچ سو مرد ہیں اور ابدال چالیس ہیں پس یہ نہ پانچ سو کم ہوتے ہیں اور نہ یہ چالیس جبکہ فوت ہوتا ہے ایک ابدال - ابدال کرتا ہے اللہ تعالی ایک کو پانسو میں سے جگہ اسکی - صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ بیان فرمایئے ہم سے عمل انکے کہ کیا عمل کرتے ہیں کہ اس مرتبے کو پہونچتے ہیں فرمایا وہ عفو کرتے ہیں اس شخص سے جوظلم کرتا ہے ان پر اور نیکی کرتے ہیں

اس شخص سے جو بدی کرتا ان سے اور خبر گیری فقراء کی کرتے ہیں اس چیز سے کہ دیا ہے خدائے تعالی نے انکو اور تصدیق خدائے تعالی کی کتاب میں ہے

الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس والله یحب المحسنین (پ ۴ آل عمران)

یعنی کھانے والے غصہ کے اور عفو کرنے والے لوگوں سے اور اللہ دوست رکھتا ہے نیک کاروں کو --- (مظاہر حق شرح مشکوہ ج ۵ ص ۴۲۷)

حافظ ابن عساکر الدمشقی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مرفوعا نقل کرتے ہیں

اللہ تعالی نے تین سو (ایسے عارف) افراد پیدا کئے ہیں جنکی خلقت قلب آدم پر کی گئی چالیس اس نے ایسے پیدا کئے جنکے دل قلب موسی پر تخلیق ہوئے سات ایسے ہیں جو قلب ابراہیم پر پیدا کئے گئے پانچ وہ ہیں جو قلب جبرئیل پر پیدا کئے گئے پھر تین وہ ہیں جنہوں نے قلب میکائیل پر تخلیق پائی اور ایک ہے جس کو قلب اسرافیل پر پیدا کیاگیا جب ان میں سے کوئی فوت ہوجاتا ہے تو نیچے سے ایک شخص ترقی پاکر اوپر آتا ہے نئی بھرتی صرف پہلے تین سو میں ہوتی ہے

حکمت الہی کچھ اس طرح جاری ہوئی ہے کہ ان اہل ولایت کے احوال عوام وخواص سے مخفی رکھے گئے ہیں اللہ تعالی کو اس پر غیرت آتی ہے کہ اسکے اسرار پر کوئی اور مطلع ہوپائے بعض اہل ولایت ان میں سے کچھ کو صرف اسلئے مان لیتے ہیں کہ اللہ تعالی نے کچھ تکوینی خدمات انکے سپرد کی ہوتی ہیں - امام یافعی لکھتے ہیں

وقد سترت احوال القطوب او الغوث عن العامه والخاصه غیره من الحق علیه (مرقات شرح مشکوہ ج ۱۱ ص ۴۶۱)

(ترجمہ) اور قطب حضرات کے احوال اور غوث حضرات کے - عامہ اور خاصہ ہر طرح کے لوگوں سے پردے میں رکھے گئے -

ہم یہاں اہل ولایت کے طبقے سے بحث نہیں کررہے یہ خدا کا اپنا چناو ہوتے ہیں وہ جہاں سے چاہے انہیں چن لے حضرت علی مرتضیؓ فرماتے ہیں کہ اہل ولایت کا وہ طبقہ جنہیں اوتاد کہا جاتا ہے ابنائے کوفہ میں سے ہے جبکہ ابدال شام میں سے ہیں

قال علی الا ان الاوتاد من ابناء الکوفه ومن اهل الشام ابدال (الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۴۴ للامام السیوطی)

حافظ سیوطی نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ نجباء (جمع نجیب یعنی شریف) کا تعلق مصر سے ہے (ایضا - واللہ اعلم بحقیقۃ الحال)

حضرات مفسرین اور محدثین اولیاء کے ان طبقے کو کھلے دل سے تسلیم کرتے ہیں اور اس روحانی طبقے کے وہ برابر قائل رہے ہیں - محدث شہیر حافظ ابن کثیر (۷۷۴ھ) شیخ عبداللہ الارمنی (۶۳۱ھ) کے تذکرہ میں کن کھلے لفظوں میں ان اہل خدمت کا ذکر کرتے ہیں اسے دیکھئے

احد الزهاد الذين جابوا البلاد وسكنوا البرارى والجبال والاوهاد واجتمعوا الاقطاب والابدال والاوتاد وممن كانت له الاحوال والمكاشفات والمجاهدات والسياحات فى سائر النواحى والجهات (البدایہ ج ۱۳ ص ۱۴۱)

(ترجمہ) یہ ان زاہدین میں سے ہیں جنہوں نے شہروں میں گھر تراشے اور صحراوں پہاڑوں اور میدانوں میں سکونتیں بنائیں اور اقطاب وابدال اور اوتاد سے ملتے رہے اور ان لوگوں سے جو صاحب حال گزرے اور مکاشفات ومجاہدات اور مختلف علاقوں اور اطراف میں سیاحت کرنے والوں سے ملے

حافظ ابن کثیر آٹھویں صدی کے جلیل القدر مفسر اور محدث ہیں دیکھئے آپ کس طرح ابدال واقطاب کے وجود کے قائل ہیں آپ انہیں صرف ایک خاموش درویش کے درجہ میں نہیں لیتے انکے کثیر الحدیث ہونے کا بھی کھلے بندوں اعتراف کرتے ہیں آپ چھٹی صدی کے شیخ ضیاء الدین (جو ابن سکینہ الصوفی کے نام سے معروف تھے) کے بارے میں لکھتے ہیں

ضياء الدين المعروف بابن سكينه الصوفى كان يعد من الابدال سمع الحديث كثيرا (البدایہ ج ۱۳ ص ۶۱)

اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ صوفیہ کرام محدثین سے ہرگز کسی اصولی فاصلے پر نہیں ہوتے اور اسلام کی چودہ سو سالہ علمی تاریخ اسکی شہادت دیتی ہے اور ان اہل ولایت کا پتہ دیتی ہے

امام جلال الدین سیوطی (۹۱۱ھ) نویں صدی کے مجدد ہیں انکی علمی وجاہت ہرایک کے یہاں مسلم رہی ہے آپ نے اہل ولایت کے اس طبقے پر ایک کتاب الخبر الدال علی

وجود القطب والاوتاد والنجباء والاوتاد کے نام سے لکھی ہے اور بتایا ہے کہ اہل ولایت کے اس طبقے کا انکار کرنا ہرگز صحیح نہیں آپ حمد وصلوۃ کے بعد لکھتے ہیں

فقد بلغنى عن بعض من لا علم عنده انكار ما اشتهر عن السادة الاولياء من ان منهم ابدال ونقباء ونجباء واوتادا واقطابا وقد وردت الاحاديث والآثار باثبات ذلك فجمعتها فى هذا الجزء لتستفاد ولا يعول على انكار اهل العناد وسميته الخبر الدال على وجود القطب والاوتاد والنجباء والابدال (ص ۱ مشمولہ الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۴۱)

(ترجمہ) اور مجھے بعض ان لوگوں سے جو علم والے نہیں اس طبقے کے انکار کی خبریں پہنچیں جو بڑے اولیاء سے درجہ شہرت میں ملیں کہ ان میں ابدال نقیب نجیب اوتاد اور اقطاب ہوئے ہیں اور احادیث وآثار انکے ثبوت میں وارد ہیں میں نے انہیں اس جزء میں جمع کردیا تا ان سے استفادہ کیا جاسکے اور اس انکار پر اعتماد نہ کیا جاسکے جو اہل عناد سے مروی ہو اور میں نے اسکا یہ نام رکھا ہے

اولیاء اللہ کا یہ طبقہ صرف اوراد وتسبیحات اور نوافل ومناجات کی کثرت وجہ سے اس مقام پر نہیں آیا انکے دلوں کی صفائی اور ایثار وقربانی نے انہیں اس نعمت بے بہا سے مالا مال کیا ہے امام سیوطی حضرت انسؓ سے مرفوعا نقل کرتے ہیں

ان بدلاء امتى لم يدخلوا الجنه بكثره صلوتهم ولا صيامهم ولكن دخلوها بسلامه صدورهم وسخاوه انفسهم اخرجه ابن عدى والخلال وزاد فى آخره والنصح للمسلمين (الحاوی ج ۲ ص ۲۴۵)

یہ شان صرف ابدال کی نہیں اوتاد بھی اسی نوع کے افراد ہیں حضرت ابوالدرداءؓ کہتے ہیں

ان الانبياء كانوا اوتاد الارض فلما انقطعت النبوه ابدل الله مكانهم قوما من امه محمد صلى الله عليه وسلم يقال لهم الابدال لم يفضلوا الناس بكثره صوم ولا صلاه ولا تسبيح ولكن بحسن الخلق وبصدق الورع وحسن النيه وسلامه قلوبهم لجميع المسلمين والنصيحه لله (ایضا ص ۲۴۹)

(ترجمہ) بیشک انبیاء کرام زمین کے اوتاد رہے جب نبوت کا سلسلہ منقطع ہوا اللہ تعالی نے انکی جگہ حضور کی امت میں سے ایک قوم کو پیدا کیا جنہیں ابدال کہاجاتا ہے وہ لوگوں

پر کثرت روزہ نماز اور تسبیح سے آگے نہیں بڑھے لیکن بڑھے حسن خلق سے۔ صدق ورع سے۔ حسن نیت سے اور سلامتی قلوب سے جو انہیں تمام مسلمانوں کیلئے تھی اور اللہ کی خاطر انکی خیر خواہی تھی

اس سے پتہ چلتا ہے کہ نبوت منقطع ہو چکی ہے اگر نبوت باقی رہتی تو اس امت میں اہل ولایت کے یہ طبقات نہ ہوتے ولایت کے ان طبقات کا پایا جانا ہی بتاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کی نبوت باقی نہیں اب ایکے قائم مقام یہ اہل ولایت ہیں

پھر اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ غیر تشریعی نبوت بھی باقی نہیں ہے اگر غیر تشریعی نبوت کا دروازہ کھلا ہوتا تو یہ غیر تشریعی انبیاء پہلے انبیاء کے قائم مقام ہوتے یہ ابدال انکے قائم مقام نہ ٹھہرائے جاتے معلوم ہوا کہ اس امت میں غیر تشریعی نبوت کی بھی کوئی جگہ باقی نہیں رکھی گئی اسلام کی پہلی تیرہ صدیوں میں کسی کو سچے خوابوں کی وجہ سے کبھی نبی نہیں کہاگیا اور نہ کبھی غیر تشریعی نبوت کو گوارا کیا گیا ہے

نامناسب نہ ہوگا کہ ہم اہل ولایت کے مختلف درجات کا ایک اجمالی نقشہ بھی آپ کے سامنے پیش کردیں

(۱) ابدال - صالحین کی جماعت جس سے دنیا کبھی خالی نہیں رہی ایک کے انتقال پر دوسرا اسکی جگہ پر آجاتا ہے - یہ بیشتر شام میں پائے جاتے ہیں

(۲) اوتاد (وتد کی جمع یعنی میخ) انبیاء کرام بھی اس زمین کے اوتاد رہے - انبیاء کے بعد اب اس امت کے بعض افراد اس مقام کو پاتے ہیں (انکا مرکز عراق میں ہے)

(۳) اقطاب - قطب کی جمع - جس طرح چکی کی کیل ہوتی ہے جس پر چکی گھومتی ہے اسی طرح اولیاء کرام میں سے کچھ لوگ ہوتے ہیں جو ولایت کا مدار سمجھے جاتے ہیں پھر انکی دو قسمیں ہیں - قطب التکوین اور قطب الارشاد

چودھویں صدی کے مجدد حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ

قطب الاقطاب ایک ہی ہوتا ہے اور اسکے ماتحت چھوٹے قطب بہت ہوتے ہیں جو صاحب خدمت کہلاتے ہیں اور قطب دو قسم کے ہیں ایک قطب التکوین دوسرے قطب الارشاد

قطب التکوین وہ ہے جسکی سپرد انتظام عالم ہوتا ہے اور قطب الارشاد وہ ہے جسکے متعلق مخلوق کی ہدایت ہوتی ہے قطب التکوین کو اپنے قطب ہونے کی خبر ہوتی ہے جیسے حضرت خضر علیہ السلام کہ یہ قطب التکوین ہیں - قطب الارشاد کو اپنے قطب ہونے کی خبر ہونا ضروری نہیں کیونکہ ارشاد وہدایت کا حق ہر مسلمان کو حاصل ہے ان ہی میں سے یہ بھی ہے کہ اسلئے خبر ہونا ضروری نہیں نہ ارشاد خبر ہونے پر موقوف ہے اور انتظام عالم کا حق ہر ایک مسلمان کو نہیں وہ صاحب منصب کے ساتھ مخصوص ہے اسلئے اسکو اپنے قطب ہونے کی خبر ہونا ضروری ہے اور قطب الاقطاب تکوینی کی حالت ملئکہ کی سی ہے - ملئکہ کی شان یہ ہے کہ انکو جیسے حکم ہوتا ہے ویسے ہی کرتے ہیں کسی کا نفع ہو یا نقصان جیسے کلام اللہ میں حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کا قصہ مذکور ہے کارخانہ عالم میں اسکو دخل ہوتا ہے اور یہ وہ دخل نہیں جسکا اعتقاد شرک ہو کیا ملئکہ کو دخل نہیں - اسی طرح انکو بھی دخل ہوتا ہے بعضے انکا انکار کرتے ہیں کہ قرآن وحدیث سے کہیں ثابت نہیں مگر جب اہل کشف کہتے ہیں کہ ایسے لوگ دنیا میں موجود ہیں پھر کیوں تکذیب کی جائے اور اسکے خلاف پر کوئی دلیل بھی نہیں پھر تکذیب کی کوئی وجہ نہیں - اس میں قرآن شریف کو ٹٹولنے کی ضرورت نہیں قرآن میں یہ کہاں ہے کہ زید آیا جب اہل کشف کو اپنے کشف سے ایسے لوگ معلوم ہوئے ہیں اور خلاف پر کوئی دلیل نہیں - (حسن العزیز جلد ۳ ص ۸۱)

(۴) نجباء - نجیب کی جمع - اولیاء کا وہ طبقہ جنکی شرافت پر امت کو ناز رہا ہے یہ زیادہ تر مصر اور کوفہ میں پائے جاتے ہیں

(۵) اخیار - خیر کی جمع - بہت ہی اچھے لوگ - یہ حضرات زیادہ تر اہل عراق میں سے ہیں

(۶) نقباء - نقیب کی جمع - جس طرح کسی قوم کا کوئی سردار ہوتا ہے گروہ اولیاء کے سردار نقیب کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں

(۷) عصائب - عصابہ کی جمع - لوگوں کی ایک جماعت کا نام جس میں دس سے چالیس افراد تک ہوتے ہیں کہاگیا ہے کہ یہ زہاد کی ایک جماعت ہوتی ہے جو زیادہ تر یمن کے علاقہ میں ہوتے ہیں (النہایہ لابن اثیر)

امام یافعی کہتے ہیں کہ ان طبقات میں جس قدر اونچا طبقہ ہے اسی قدر یہ حضرات کم ہوتے ہیں آپ لکھتے ہیں

قال بعض العارفین الصالحون کثیر مخالطون للعوام لصلاح الناس فی دینهم ودنیاهم والنجباء فی العدد اقل منهم والنقباء فی العدد اقل منهم وهم مخالطون للخواص والابدال فی العدد اقل منهم نازلون فی الامصار العظام لایکون فی المصر منهم الا الواحد بعد الواحد فطوبی لاهل بلده کان فیهم اثنان منهم والاوتاد واحد بالیمن وواحد باشام وواحد فی المشرق وواحد فی المغرب والله سبحانه یدیر القطب فی الآفاق الاربعه من ارکان الدنیا کدوران الفلک فی افق السماء وقد سترت احوال القطب وهو الغوث عن العامه والخاصه غیره من الحق علیه غیر انه یری عالما کجاهل ابله کفطن تارکا آخذا قریبا بعیدا سهلا عسرا آمنا حذرا وکشف احوال الاوتاد للخاصه وکشف بعضهم لبعض وکشف حال الصالحین للعموم والخصوص لیقضی الله امرا کان مفعولا

(ترجمہ) بعض عارفین کہتے ہیں کہ وہ بہت ہوئے جو عوام میں انکے دین اور دنیا کی خیرخواہی کیلئے ان سے عام ملتے رہے البتہ نجباء ان سے تعداد میں کم ہیں اور نقباء ان سے بھی کم یہ لوگ صرف خواص سے ملتے ہیں اور ابدال کی تعداد ان سے کم ہے جو مختلف شہروں میں اترتے ہیں ایک شہر میں ایک ہی یکے بعد دیگرے ہوتا ہے انکے شہر والوں کیلئے خوشی ہے جس میں ان میں سے دو ہوں اور اوتاد میں سے ایک یمن میں ہوتا ہے ایک شام میں ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں اور اللہ تعالیٰ قطب کو چاروں طرف گھماتا ہے جیسا کہ فلک کا افق آسمان میں گھومنا اور قطب حضرات کے احوال اور غوث حضرات کے عامہ اور خاصہ ہر طرح کے لوگوں سے پردے میں رکھے گئے سوائے اسکے کہ وہ عالم کو بھی ایک نادان جاہل کی طرح دیکھے جیسے کوئی دانا قریب وبعید کو چھوڑتا اور لیتا ہے اور آسان اور مشکل سے ملتا رہے احتیاط کے ساتھ ۔ اور اوتاد کے حالات کھلے خاص لوگوں کے سامنے اور ان میں سے بعض کا بعض کیلئے کشف ہو اور صالحین کے حالات عموم وخصوص میں کھلیں تاکہ اللہ فیصلہ کرے اسکا جو ہوکر رہنے والی ہے

ہماری ان گذارشات کا حاصل یہ ہے کہ اہل ولایت کے مختلف طبقے ہیں اور ان طبقات کا

بڑے بڑے محدثین نے نہ صرف اعتراف کیا ہے بلکہ انکی عظمت وعقیدت کا کھلے الفاظ میں اقرار کیا ہے اور انہیں ہر طرح لائق احترام واکرام جانا ہے

یہ صحیح ہے کہ اہل ولایت کے ان مختلف طبقات کے ذکر میں جو احادیث وآثار دستیاب ہیں بیشتر سندا ضعیف ہیں لیکن یہ بھی صحیح نہیں کہ ان ابواب کی کسی روایت سے چونکہ انکا کوئی ثبوت نہیں ملا اسلئے دوسری صحیح روایات سے بھی صرف نظر کرلی جائے اور پوری ڈھٹائی کے ساتھ انہیں بے اصل اور باطل قرار دیا جائے ۔ اگر اہل ولایت کے ان مختلف طبقات کا اسلام میں کوئی سلسلہ نہ ہوتا تو امت کے عظیم محدثین کبھی ان اہل ولایت کا ذکر نہ کرتے اور پھر امام ملا علی قاری (۱۰۱۴ھ) تو صرف محدث نہیں آپ دسویں صدی کے مجدد تسلیم کئے گئے ہیں اور پھر گیارھویں صدی بارھویں صدی کے مجددین حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی اور حضرت امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے بھی انکے وجود باجود کی خبر دی ہے پھر تیرھویں اور چودھویں صدی کے مجدد بھی حضرت سید احمد شہید اور حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی کے ہاں اس طبقے کا ذکر عام ملتا ہے

ان اساطین امت کا بلا اختلاف ان اہل ولایت کا اقرار کرنا پتہ دیتا ہے کہ اولیاء کرام میں واقعی اہل ولایت کا یہ ایک طبقہ بھی ہے جو اپنی خدمت میں برابر لگا ہوا ہے اور ہم مکلف نہیں کئے گئے کہ انکا پتہ لگائیں یا انکی تلاش میں مارے مارے پھریں ہاں اس میں شک نہیں کہ اگر کوئی شخص انہیں پالے تو وہ انکے فیوض وبرکات سے بہت حصہ لیتا ہے اور یہ اس پر رب العزت کی ہی عنایت اور مہربانی ہے

اس امت کے مجددین اہل ریاضت اہل ولایت میں سے ہیں اور اہل خدمت میں سے بھی ۔حضرت امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۱۷۶ھ) مجدد کے بیان میں لکھتے ہیں کہ وہ اپنے کام سے پہچانا جاتا ہے جو لوگ اسے جان پائیں تو اس سے بہت فائدہ اٹھالیتے ہیں ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک کیلئے اسکا جاننا اور اسے پہچاننا ضروری نہیں ہے

اہل خدمت میں خدمت بھی دو طرح کی ہوتی ہے امت کے احاد افراد کی یا خود دین کی کہ اسے ہر طرح کی نئی آلائشوں سے بچایا جائے مجددین اس دوسرے پہلو سے تو اہل خدمت ہیں ہی ہاں انکے ساتھ وہ علماء شریعت کی صفوں میں بیٹھنے کے باعث وہ پہلی خدمت کی بھی سعادت لے گئے وہ اہل ریاضت ارباب ولایت میں سے ہیں — واللہ اعلم بحقیقۃ الحال